سوال

(18) یا شیخ عبدالقادر جیلانی کا وردِ، بغداد کی طرف رخ کرکے گیارہ قدم چلنا اور پیرانِ پیر کی گیارہویں دینے والوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1)۔۔۔ "یا عبدالقادر جیلانی شیئاللہ" کو حاضر وناظر جان کر ورد کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس وِرد کا کرنے والا کیسا ہے؟

2)۔۔۔ بغداد کی طرف رُخ کرکے اور بعض گلے میں کپڑا بھی ڈال کر دست بدستہ ہو کر گیارہ قدم چلتے ہیں اور پیرانِ پیر سے استمداد و استعانت کرتے ہیں، یہ لوگ کیسے ہیں؟

3)۔۔۔ مال میں اضافہ اور مصائب میں استعانت اور استغاثہ کی خاطر گیارہویں دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ اعتقاد محض ایصالِ ثواب کے لئے کیا جائے تو پھر تعیین یوم کیسا ہوگا؟

4)۔۔۔ جو شخص ان افعال مذکورہ کا مجوزِ و مفتی، مروج، مثبت اور مصر ہو وہ کیسا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں اور اہل سنت والجماعت اور مذاہب اربعہ سے کسی مذہب میں داخل ہے یا نہیں؟

5)۔۔۔ جو لوگ افعالِ مذکورہ کے مرتکب اور معتقد ہوں ان کے ساتھ مخالطت، مجالست، مواکلت، مشاربت اور مناکحت درست ہے یا نہیں، ان کو "السلام علیکم" کہنا جائز ہے یا نہیں؟

6)۔۔۔ جو شخص ان اعمال مذکورہ سے مانع ہو اس پر تکفیر، اتہام وھابیت اور انکارِ ولایت اولیاء کا فتویٰ لگانا کیسا ہے اور اس مانع کے پیچھے نماز پڑھنی درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۔ قیود سوالات سائل سے صاف ظاہر ہے کہ جس کا یہ عقیدہ ہے وہ مشرک ہے، کیونکہ غیر اللہ کو حاضر و ناظر جاننا اور اس کے نام کا اسمائے الٰہی کے مثل درود و وظیفہ کرنا اور اس سے حاجات طلب کرنا اور گیارہ قدم بسوائے بغداد بہ نیت توجہ جانب قبر غوث الاعظم (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) آدابِ نماز کی مثل دَست بستہ ہو کر چلنا اور پھرلٹے پاؤں وہی آداب ملحوظ رکھنا جسے اصطلاح مشرکین و مبتدعین میں "نمازِ غوثیہ" اور "ضرب الاقدام" کہتے ہیں۔ نیز غیر اللہ سے استمداد و استعانت کرنا اور ان جیسے افعالِ شرکیہ کا مرتکب ہونا مشرکین کا طریقہ ہے، کیونکہ ذات باری عزاسمہ علام الغیوب کے سوا علم غیب کے ثبوت کا عقیدہ کسی نبی یا ولی یا (کسی شخص) یا قطب یا پیر یا مرشد کے ساتھ روا رکھنا، دلیلِ آیات و بینات قرآن مجید، احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور روایاتِ فقہیہ کے مطابق عین شرک ہے۔

آیات مبارکہ :

1)... قُل لا يَعلَمُ مَن فِى السَّمٰوٰتِ وَالأَرضِ الغَيبَ إِلَّا اللَّهُ وَما يَشعُرونَ أَيّانَ يُبعَثونَ ٦٥ ... سورة النمل

"کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین والوں میں سے سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا انہیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔"

وَمَن أَضَلُّ مِمَّن يَدعوا مِن دونِ اللَّهِ مَن لا يَستَجيبُ لَهُ إِلىٰ يَومِ القِيـٰمَةِ وَهُم عَن دُعائِهِم غـٰفِلونَ ٥ ... سورة الاحقاف

2)... اور اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کر سکیں، بلکہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔"

3)... وَلا تَدعُ مِن دونِ اللَّهِ ما لا يَنفَعُكَ وَلا يَضُرُّكَ فَإِن فَعَلتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِنَ الظّـٰلِمينَ ١٠٦ ... سورة یونس

"اور اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیز کی عبادت مت کرنا جو تجھ کو نہ کوئی نفع پہنچا سکے اور نہ کوئی ضرر پہنچا سکے، پھر اگر ایسا کیا تو تم اس حالت میں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔"

احادیثِ شریفہ :

1)... "وہ حدیث جاریات" جس میں ایک بچی نے یہ کہا تھا :

وفينا نبي يعلم ما في غد

"اور ہم میں ایک نبی ہے جو آئندہ کل کے واقعات سے باخبر ہے۔"

فقال : دعي هذه وقولي الذي كنت تقولين

"تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اسے چھوڑو، اور وہی کہو جو تم پہلے کہہ رہی تھی۔"

2)... وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت : من اخبرک ان محمدا یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ : إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلمُ السّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الغَيثَ وَيَعلَمُ ما فِى الأَرحامِ وَما تَدرى نَفسٌ ماذا تَكسِبُ غَدًا وَما تَدرى نَفسٌ بِأَىِّ أَرضٍ تَموتُ... فقد اعظم الفریۃ ([1])

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان پانچ چیزوں کا علم تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے آیت میں فرمایا ہے : "بے شک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل فرماتا ہے، اور ماں کے پیٹ میں جو ہے اسے جانتا ہے، کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟ نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ کس زمین میں مرے گا، تو اس نے بہت بڑا جھوٹ باندھا۔"

3)... قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم ([2])

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ کی قسم ! میں نہیں جانتا، اللہ کی قسم میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا۔"

4) ۔ ۔ ۔ اور بخاری و مسلم میں "حدیث الافک" مصرح ہے کہ جب منافقین نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان باندھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو براءتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تحقیق میں ایک مدت تک کس قدر توجہ و اہتمام رہا اور بارگاہِ اقدس سبحانہ و تعالیٰ سے نزولِ آیات براءت سے قبل، قلب مبارک سے شکِ ذنب رفع نہ ہوا، سو جب آیات براءت نازل ہوئیں تب یقین ہوا، اگر آپ کو علمِ غیب ہوتا تو اس قدر رنج و غم اور حادثہ کا اہتمام کیوں ہوتا۔ حدیث میں یہ واقعہ اسی موضوع کےلئے نذیرِ عریان ہے۔ اس ضمن میں اور بھی بہت سی احادیث موجود ہیں۔

فقہی روایات :

ملا علی قاری "الفقہ الاکبر" میں رقمطراز ہیں :

ثم اعلم ان الانبیاء لایعلم المغیبات لمعارضة قوله تعالیٰ : قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وقال فی البزازیہ وغیرہا من کتب الفتاوي : من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم یکفر، وقال الشیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی فی رسالته : ومن ظن اَن المیت یتصرف فی الاَمور دون اللہ واَعتقد بذلک فقد کفر (کذا فی بحر الرائق) فعلم ان علم اللہ سبحانہ و تعالیٰ ازلی ابدي محیط بما کان ومایکون من جمیع الاشیاء بقضها وقضیضها وقلها وجلها ونقیرها وقطمیرها وصغیرها وکبیرها ولایخرج من علمه وقدرته شیء لان الجهل بالبعض والعجز عن البعض نقص وافتقار، وہذہ النصوص القطعیة ناطقة لعموم علمه وشمول قدرته فهو بکل شیء علیم وهو علی کل شیء قدیر (فقہ اکبر: 181)

"جان لیجئے! کہ انبیاء کرام غیب نہیں جانتے کیوں کہ وہ اس فرمان الٰہی کے معارض ہے : "کہہ دیجئے کہ آسمانوں و زمین کا غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔" بزازیہ اور دیگر کتب فتاویٰ میں ہے : جس نے کہا مشائخ کی ارواح حاضر جانتی ہیں وہ کافر ہوگیا۔ شیخ فخر الدین بن سلیمان الحنفی اپنے رسالہ میں کہتے ہیں کہ : جس نے یہ خیال کیا کہ میت اللہ کے سوا امور میں تصرف کرتی ہے اور اس کا عقیدہ بھی یہی ہوا تو وہ کافر ہوگیا۔ (بحر الرائق) تو معلوم ہوا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم ازلی و ابدی ہے اور "ما کان ومایکون" قص و قضیض، قلیل و کثیر، نقیر و قطمیر، صغیر و کبیر ہر چیز پر حاوی ہے اور اس کے علم و قدرت سے کوئی چیز بھی نکل نہیں سکتی اس لئے کہ کسی چیز سے ناواقفیت اور کسی چیز سے عاجزی نقص و عیب ہے اور یہ نصوص قطعیہ باری تعالیٰ کے عموم علم اور اس کے شمولِ قدرت کو قطعی ناطق ہیں، سو وہ ہر چیز کو جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

پس یہ علم اور قدرت ذات باری عالم الغیب، قادر مطلق کا خاصہ ہے، اس میں نبی یا ولی کو شریک کرنا عین شرک ہے۔ اور جو بعض امورِ غائبہ پر انبیاء علیہم السلام یا اولیائے کرام کو انکشاف ہوا ہے وہ محض بذریعہ وحی اور الہام الٰہی کی اطلاع سے ہوا۔

فرمانِ الٰہی ہے :

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ... ۲۵۵ ... سورة البقرة

"اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے، مگر جتنا وہ چاہے ۔ ۔ ۔"

اور یہ علم جو باعلام حق و سبحانہ و تعالیٰ مقربان خاص الخاص کو ہوتا ہے، اگرچہ یہ ذاتِ سید کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہ نسبت دوسرے انبیاء عظام اور اولیائے کرام بوجہ اکمل ہے، لیکن علام الغیوب کے علم سے مماثل نہیں ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ ... ۵۰ ... سورة الانعام

"کہہ دیجئے! نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔"

امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر کبیر میں، اس آیت قل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ کے تحت رقمطراز ہیں :

انہ لما بین انہ المختص بالقدرۃ فکذلک بین انہ المختص بعلم الغیب... والآیۃ سیقت لاختصاصہ تعالیٰ بعلم الغیب وان العباد لا علم لھم بشیء منھم، واما قولہ "وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ" صفۃ لاہل السموات والارض نفی ان یکون لھم علم الغیب انتھی مختصرا (تفسیر سورۃ الانعام: 50)

"کہ جب اس نے یہ واضح کر دیا کہ تقدیر کے ساتھ وہی مختص ہے ایسے ہی یہ بھی بیان کر دیا کہ علم غیب کے ساتھ بھی وہی خاص ہے، اور آیت اختصاص باری تعالیٰ ہی بتاتی ہے کہ وہ غیب دان ہے اور بندوں کو اس کا کچھ بھی علم نہیں رہا، یہ فرمان باری ہے کہ "انہیں تو خبر نہیں وہ کب اٹھائے جائیں گے" آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں کی یہ صفت ہے کہ اس نے ان سے علم غیب کی نفی کی ہے۔"

جواب :

2)...گیارہ قدم چلنا اصطلاح اہل شرک و بدعت میں "صلاۃ غوثیہ" ہے اور اسے "ضرب الاقدام" بھی کہتے ہیں، یہ بھی شرک ہے، کیونکہ نماز معبود حقیقی کے لئے خاص عبادت ہے۔ اس وحدہ لاشریک لہ کے علاوہ عبادت، مدنی یا مالی شرک ہے اور فاعل مشرک ہے۔

3)...گیارھویں جو اہل بدعت کے ہاں معمول بہ مہتمم بالشان بہ نیت نذر غیر اللہ اور تقرب غیر اللہ ہے وہ بھی شرک ہے، کیونکہ عبادت مالی بھی غیر معبود برحق کے لئے حرام اور شرک ہے اور اگر نیت ایصالِ ثواب کی ہو تو خالصا لوجہ اللہ دے کر بلا تعیین دن ایصالِ میت کریں اور گیارھویں کا نام زائل کرنا واجب ہے، کیونکہ یہ نام اہل شرک و بدعت کا رکھا ہوا ہے۔ اگر کوئی خالص نیت سے گیارھویں کا نام رکھ کر ایصال کرے تو بھی اہل توحید و سنت کے نزدیک محل تہمت ہے اور مواضع تہمت سے بچنا بھی ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

4)...جو شخص ان امور کا مجوز، مفتی اور مروج ہے۔ العیاذ باللہ منہ، وہ راس المشرکین ہے یعنی اپنے تابعین مشرکین کا رئیس ہے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور جبکہ وہ دائرہ توحید و سنت سے خارج ہو گیا تو مذاہبِ اربعہ میں سے کس مذہب میں داخل رہا۔

5)...جن لوگوں کا یہ عقیدہ بد اور ایسے افعال شرکیہ بدعیہ ہیں، جب تک وہ تائب نہ ہو جائیں ان سے معاملہ ترک کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے :

من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان (ابوداؤد، کتاب السنۃ، حدیث 4681 وجامع الصغیر 6/29)

6)...جو شخص ان افعالِ شنیعہ سے مانع ہے وہ موحد سنی محب اولیاء ہے، قابل امامت ہے اور اس کی امامت اولی اور انسب ہے اور اس کی تکفیر خود مکفر کی تکفیر ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم

حررہ الفقیر / محمد حسین الدہلوی عفا اللہ عنہ ((فقیر محمد حسین))

اسمائے گرامی مؤیدین علمائے کرام :

کیف یکون عبد امسا ویا للہ جل جلالہ و عز اسمہ لان اللہ کبیر المتعال ذالعظمۃ والجلال موجد و معطی العلم للعباد وھم الآخذون منہ والمحتاجون الیہ فی الدنیا والآخرۃ۔ کتبہ محمد ابراہیم الدہلوی

"کوئی بندہ اللہ جل جلالہ، و عز اسمہ کے مساوی کیونکر ہو سکتا ہے، اس لئے کہ اللہ کریم کبیر المتعال، ذوالعظمۃ والجلال، موجد اور اپنے بندوں کو علم عطا کرنے والا ہے اور وہ اسی سے اخذ

کرنے والے اور دنیا و آخرت میں اس کے محتاج ہیں۔ یقال لہ ابراہیم

قادر علی عفی عنہ ((قادر علی عفی عنہ))

اولا معلوم ہو کہ قرآن، فرقان و کلام رحمن جو اشرف المخلوقین پر نازل ہوا تو محض اسی عقیدہ کی درستگی کے لئے نازل ہوا ہے۔ مشرکین کے عقائد، اللہ تعالیٰ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک برے تھے ورنہ وہ۔ فی زعمہم الباطل۔اپنے آپ کو تابعین ابراہیم علیہ السلام کہلاتے تھے اور حج بیت اللہ اور طواف و صوم وغیرہ عبادات کرتے تھے، لیکن ان کے عقائد برے تھے کہ انبیاء و اولیاء کی تصاویر بنا کران کی تعظیم اور نذر و نیاز کرتے تھے۔ کما اخبر اللہ سبحانہ فی عدۃ مواضع ولیست بخفیۃ علی من لہ ادنی مس من القرآن والحدیث۔ جس طرح کہ آج کل کے مسلمان تمام عبادات یعنی صوم و صلاۃ و حج وغیرہ بجالاتے ہیں اور اولیاء و انبیاء کے حق میں ایسے عقائد رکھتے ہیں جیسا کہ سائل نے بیان کیا اور مجیب۔ استعملہ اللہ لما یحب و یرضی۔ نے جواب دیا تو حقیقت میں یہ لوگ مشرک باللہ ہیں۔ وان صلوا و صاموا وزعموا انہم مسلمون۔ جس طرح سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مشرکین مکہ کی عبادات قبول نہیں فرمائیں اور عقیدہ کی درستگی کا حکم دیا ویسے ہی جب تلک آج کل کے مسلمان بھی فرمانِ خدا و رسول کے موافق عقیدے درست نہ کریں گے کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔ واللہ اعلم۔۔۔

حررہ العاجز/ ابو محمد عبدالوہاب الفنجابی

ایسا عقیدہ رکھنے والا سرے سے اسلام میں داخل نہیں چار مذاہب کا کیا ذکر ہے۔۔۔ کریم الدین عظیم آبادی

رد شرک اور نداء غیر اللہ کے سلسلہ میں دونوں مجیبوں کا جواب واقعی صحیح ہے نیز غیر اللہ کی طرف جھکنا اور جھک کر سلام کرنا یا جواب دینے کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے سختی سے منع کیا ہے اور لکھا کہ بعض علماء کو جھکتے دیکھ کر دھوکہ میں نہ آئیں۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

ابو محمد عبدالوہاب رسول الاداب خادم شریعت

ایسا عقیدہ صریح کفر اور شرک ہے۔ عبدالکریم بنگالی

الجواب صحیح۔ عبدالحمید عفی عنہ عظیم آبادی

الجواب صحیح۔ محمد زین الدین ساکن شہر بدایون حنفی المذہب

جواب بہت صحیح ہے، جو شخص ایسا عقیدہ رکھے یا رواج دے وہ بلا ریب مشرک ہے۔ ولی محمد فیض آبادی

مصطفیٰ خان سوتری

غلام حسین، ضلع مونگیر ((غلام حسین))

ھذا الجواب صحیح۔ محمد دبیر الرحمن بنگالی

ابو محمد تائب علی

اس طرح کا اعتقاد رکھنے والا، فتویٰ دینے والا چاروں مذاہب میں لاریب ولاشک فیہ کافر اور مشرک ہے۔ ابو اسماعیل یوسف خان پوری پنجابی

ھذا الجواب صحیح۔ بخش پوری ثم اعظم گڑھی

جواب صحیح ہے۔ ائمہ اربعہ کے نزدیک ایسا عقیدہ بے شک کفر اور شرک ہے۔ محمد عبدالحکیم عفی عنہ

محمد عبدالغفور غزنوی رحمۃ اللہ علیہ امرتسری

سید محمد عبدالسلام غفرلہ

سید محمد ابوالحسن

محمد عبدالحمید جلیری

ایسا عقیدہ رکھنا سراسر شرک اور کفر ہے اس کے معتقد کو اسلام میں ہرگز کوئی حصہ و نصیب نہیں ہے۔ رحیم اللہ پنجابی۔

اس عقیدہ والا شخص جیسا کہ سائل نے لکھا ہے بے شک کافر اور مشرک ہے، چاروں مذاہب سے خارج ہونا تو برکنار ہے۔۔۔ نور محمد

جس شخص کا یہ عقیدہ ہے وہ شخص بلاشبہ مشرک ہے۔ کما ثبت۔ رحمت اللہ دنیا پوری

المجیب مصیب۔ نمقہ علی احمد بن مولوی محمد سامرودی عفی عنہ الصمد

جس کا یہ اعتقاد ہے بلاشک سب اماموں اور صحابہ کے نزدیک کافر ہے۔ مسکین فضل الٰہی

الجواب صحیح والراری نجیح۔ محمد حمایت اللہ عفی عنہ جلیری

---

[1](فتح الباری 2/524، احمد 2/122)

[2](مشکوۃ فتح الباری 3/114، 12/410، مصابیح السنہ 3/451)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 217

محدث فتویٰ